فیض آباد دھرنا اور اس کا منطقی انجام

سید محمد کفیل بخاری

قومی اسمبلی میں انتخابی قوانین بل کے حوالے سے حلف ختم نبوت میں مجرمانہ تبدیلی کے خلاف دینی قوتوں کے بھرپور احتجاج نے حکومت کو پسپا ہونے پر مجبور کیا چنانچہ حلف نامہ ختم نبوت اور اس سے متعلقہ دفعات 7B اور 7C کو قومی اسمبلی اور سینٹ نے متفقہ طور پر اصل حالت میں بحال کر دیا۔ حکومت سے مطالبہ کیا گیا تھا کہ تحقیقات کر کے اس گھناؤنی سازش کے پوشیدہ کرداروں کو بے نقاب کیا جائے اور جن لوگوں نے آئین کے ساتھ مذاق اور کھلواڑ کیا انہیں سزا دی جائے۔ اس پر راجہ ظفر الحق کی سربراہی میں ایک انکوائری کمیٹی بنائی گئی کہ وہ تحقیقات کر کے اپنی رپورٹ حکومت کو پیش کرے چنانچہ کمیٹی نے اپنی رپوٹ حکومت کو پیش کر دی جسے سرد خانے میں پھینک دیا گیا۔ اسی دوران 6 نومبر 2017ء کو تحریک لبیک نے فیض آباد چوک راولپنڈی پر دھرنا دے دیا اور مطالبہ کیا کہ وفاقی وزیر قانون زاہد حامد استعفیٰ دیں، راجہ ظفر الحق رپورٹ منظر عام پر لائی جائے اور مجرموں کو سزا دی جائے جب تک مطالبات پورے نہیں ہوتے دھرنا جاری رہے گا۔

قطع نظر اس کے کہ تحریک لبیک کے قائد علامہ خادم حسین رضوی نے تنہا پرواز کی اور کسی بھی دوسری جماعت کو اعتماد میں لینے یا اپنے ساتھ شامل کرنے کی ضرورت ہی محسوس نہ کی۔ انہوں نے اپنی تقاریر میں نامانوس زبان استعمال کی اور دیگر مقررین نے دھرنے کو مسلکی جنگ کی آگ کے شعلوں میں دھکیلنے کی پوری کوشش کی لیکن دیگر تمام دینی قوتوں نے ان کے اصولی مطالبات کی مکمل حمایت کی۔ زاہد حامد کے استعفے اور راجہ ظفر الحق رپورٹ افشاء کرنے سے یہ مسئلہ نہایت احسن اور پرامن طریقے سے حل ہو سکتا تھا لیکن نشۂ اقتدار میں بدمست حکمرانوں کی گردن میں تکبر و غرور کا جو سریا فٹ ہے اس نے ان کا دماغ خراب اور غور و فکر کی ساری صلاحیت مفلوج کر دی ہے۔ مسلم لیگ نون کے افلاطونوں اور دانشوروں کی سوچ کو سات سلام جنہوں نے فیض آباد چوک کھلواتے کھلواتے پورا ملک بند کروا دیا اور حکومت کو بند گلی میں لا کھڑا کیا۔ ملک کی دینی و سیاسی قیادت نے انہیں لاکھ سمجھایا کہ تشدد کا راستہ اختیار نہ کیا جائے مذاکرات اور افہام و تفہیم سے مسئلے کا حل نکالا جائے اور طاقت کے استعمال سے گریز کیا جائے حتیٰ کہ آرمی چیف جنرل قمر جاوید باجوہ نے بھی طاقت کے استعمال نہ کرنے کا مشورہ دیا لیکن لیگی سقراطوں اور بقراطوں کے کانوں پر جوں تک نہ رینگی۔ وزیر اعظم شاہد خاقان عباسی نے آئین کے آرٹیکل 245 کے تحت دھرنا ختم کرانے کے لیے فوج طلب کر لی، فوج نے سرکاری تنصیبات کی حفاظت کی ذمہ داری تو قبول کی لیکن عوام کے خلاف طاقت کے استعمال سے انکار کرتے ہوئے معاملات مذاکرات کے ذریعے ہی حل کرنے کا مشورہ دیا۔ حکمرانوں نے